

## سرکاری رپورٹ (مباحثات)

## دوسرا جلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 31 اگست 2018ء بروز جمعہ بہ طابق 19 ذوالحجہ 1439 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواست۔	04
3	محترمہ مستورہ صاحبہ نے اسمبلی رئیسیت کا حلف اٹھایا۔	04
4	بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیئرمین (ایوان) کو صدر پاکستان کے مجوزہ انتخاب کے لئے پونگ ایشیشن قرار دینے کے بارے میں تحریک۔	04

## ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو  
ڈپٹی اپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سکرٹری اسمبلی----- شمس الدین  
ایڈیشنل سکرٹری (قانون)----- عبد الرحمن  
چیف رپورٹر----- مقبول احمد شاہواني  
ریسرچ افسر----- میر باز خان کاکڑ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 31 اگست 2018ء بروز جمعہ بمناسبت 19 ذوالحجہ 1439 ہجری، بوقت شام 4 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت سردار برخان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:

السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَرِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقْلُ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٨﴾

﴿پارہ نمبر ۱ سورۃ التوبۃ آیات نمبر ۱۲۸ اور ۱۲۹﴾

ترجمہ: آیا ہے تمہارے پاس رسول تم میں سے، بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلانی پر، ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہے۔ پھر بھی اگر مذہب پھیریں تو کہہ دے کہ کافی ہے مجھ کو اللہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی ما لک ہے عرش عظیم کا۔ وَمَا عَلَمَيْنَا إِلَّا أَبَلَاغْ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): جناب نصراللہ خان زیرے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی اجلاس

سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ محترمہ مستورہ صاحبہ آپ اپنی نشست پر کھڑی ہو جائیں۔ میں حلف پڑھتا ہوں آپ میری تقیید کریں۔ (محترمہ مستورہ نے بھیت کرنے والے اسمبلی حلف اٹھائی)

میں محترمہ مستورہ کو رکن اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) سردار محمد صالح بھوتانی صاحب، وزیر قانون و پارلیمانی امور اپنے تو اعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 225 کے تحت تحریک پیش کریں۔ جبکہ وزیر تشریف نہیں لائے۔ لہذا سلیم احمد کھوسہ صاحب تحریک پیش کریں۔

**جناب سلیم احمد خان کھوسہ (وزیر حکومتہ داخلہ و قبائلی امور):** میں سلیم احمد کھوسہ، صوبائی وزیر داخلہ، تو اعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 225 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیئرمین (ایوان) کو صدر پاکستان کے مجوزہ انتخاب کے لئے پونگ اٹیشن قرار دینے کی غرض سے تو اعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 231 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیئرمین (ایوان) کو صدر پاکستان کے مجوزہ انتخاب کیلئے پونگ اٹیشن قرار دینے کی غرض سے تو اعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 231 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ ہاں یا ان میں جواب دیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اس ایوان کو صدر پاکستان کے انتخاب کیلئے پونگ اٹیشن قرار دینے کی غرض سے تو اعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 231 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ سلیم احمد کھوسہ صاحب! صدر پاکستان کے مجوزہ انتخاب کے بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر حکومتہ داخلہ و قبائلی امور:** میں سلیم احمد کھوسہ صوبائی وزیر داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیئرمین (ایوان) کو بروز منگل مورخہ 4 ستمبر 2018ء صبح 10:00 بجے تا شام 4:00 بجے تک صدر پاکستان کے مجوزہ انتخاب کیلئے پونگ اٹیشن قرار دیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیئرمین (ایوان) کو بروز منگل مورخہ 4 ستمبر 2018ء صبح 10:00 بجے تک صدر پاکستان کے مجوزہ انتخابات کیلئے پونگ اٹیشن

قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کی چیمبر (ایوان) کو روز منگل مورخہ 4 ستمبر 2018ء صبح 09:00 بجے تا شام 04:00 تک صدر پاکستان کے مجوزہ انتخابات کیلئے پولنگ اسٹیشن قرار دیا جاتا ہے۔ سلیم احمد کھوسہ صاحب! آپ قواعد و انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 225 کے تحت اگلی تحریک پیش کریں۔

**محکمہ داخلہ و قبائلی امور:** میں سلیم احمد کھوسہ، صوبائی وزیر داخلہ قواعد و انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 225 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سے سینٹ کی خالی جزل نشست پر ضمنی انتخاب کیلئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر (ایوان) کو مورخہ 12 ستمبر 2018ء صبح 09:00 بجے تا شام 04:00 بجے پولنگ اسٹیشن قرار دینے کی غرض سے قواعد و انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 231 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان سے سینٹ کی خالی جزل نشست پر ضمنی انتخاب کیلئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر (ایوان) کو مورخہ 12 ستمبر 2018ء صبح 09:00 بجے تا شام 04:00 بجے پولنگ اسٹیشن قرار دینے کی غرض سے قواعد و انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 231 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سے سینٹ کی خالی جزل نشست پر ضمنی انتخاب کیلئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے چیمبر (ایوان) کو مورخہ 12 ستمبر 2018ء صبح 09:00 بجے تا شام 04:00 بجے پولنگ اسٹیشن قرار دینے کی غرض سے قواعد و انضباط کاربلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 231 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

مورخہ 4 ستمبر 2018ء کو صدارتی انتخابات اور 12 ستمبر 2018ء کو بلوچستان سے سینٹ کی خالی جزل نشست پر ضمنی انتخاب کے باہر میں ایکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے جاری کردہ ہدایات نامے آپ تمام فاضل اراکین اپنی اسمبلی کی سہولت کیلئے ایوان کے میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اور معزز اراکین کی خدمت میں مزید عرض ہے کہ بروز سوموار مورخہ 3 ستمبر 2018ء بوقت صبح 10:00 بجے تا دوپہر 1:45 منٹ تک اسمبلی سیکرٹریٹ کے کانفرنس ہال میں معزز اراکین اسمبلی کیلئے orientation پروگرام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ 0:20 بجے شرکاء کے اعزاز میں ظہرانہ بھجی دیا جائے گا۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ بروز منگل مورخہ 04 ستمبر 2018ء

-----(داخلت)۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** پاؤنٹ آف آرڈر سر جناب اسپیکر! شکریہ آپ نے rules suspend

کر کے 225 کے تحت، ہم نے آپ کے ساتھ تعاون کیا۔ اب ہم اداکین جو حزب اختلاف ہیں۔ ہم آپ سے چھوٹے سے تعاون و معاونت کی استدعا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ 20 تاریخ کو اسی میں کی بلوچستان ہائی کورٹ نے پیلک سیکٹر کے ڈولپمنٹ کے جو ہماری پروگرام ہے۔ پی ایس ڈی پی 19-2018 کے حوالے سے ایک اہم فیصلہ دیا ہے جب بلوچستان ہائی کورٹ کوئی فیصلہ دیتا ہے۔ اُس کا اطلاق پورے صوبے پر ہوتا ہے۔ پورے صوبے کے عوام پر ہوتا ہے۔ ہمارے آنے والی نسلوں پر ہوتا ہے۔ ہماری تعلیم پر، صحت پر، سڑکوں کے، تمام اعتبار سے جو ہماری زندگی ہے اُس سے متاثر ہوتی ہے۔ اور یہ ایک اہم فیصلہ ہے۔ بلوچستان کی تاریخ میں کوئی ستر، پچھتر سالوں کی جتنی بھی ڈولپمنٹ جو بڑی PSDP ہوئی ہیں۔ بلوچستان ہائی کورٹ نے براہ راست یہ مداخلت کی ہے۔ کہ جو پیلک سیکٹر ڈولپمنٹ پروگرام ہے، اُس میں لوگوں کی مرضی اور منشاء شامل نہیں ہے۔ اور اسی فیصلے کی روشنی میں یہ کہا گیا ہے کہ تعلیم، صحت اور دیگر جو عوامی امور سے متعلق جو ترقیاتی اسکیمیں ہیں، ان کو ترجیح دی جائے۔ لیکن بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد جو 20 راگست کو آیا ہے۔ آج تک، یہ فرض بتاتا ہوا اسپیکر بلوچستان اسمبلی کا، اس سکریٹریٹ کا کہ وہ اس سلسلے میں خصوصی انتظامات کرتے اور اسمبلی کا اجلاس طلب کرتے۔ تاکہ اس اہم معاملے پر بات ہو کہ یہ جو معاملہ پیلک سیکٹر ڈولپمنٹ کا ہے۔ اس کو دیسے اسمبلی میں یہ چیزیں بحث ہونی چاہیے تھیں۔ لیکن بدقتی ہے۔ کیونکہ ہم نے اپنے اداروں کی اہمیت، حیثیت اور وقت کو، وہ ختم کر کے رکھ دیا ہے لہذا ہمارے فیصلے Courts میں جانے لگے ہیں تو میں آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں جائے یہ کہ ہم اسمبلی کا اجلاس requisit کریں، آپ ایک رو لگ دیں۔ آپ کے پاس اختیار بھی ہے۔ روز آف پر سیجرز کے تحت کہ چار تاریخ کو جو صدارتی ایکشن کے بعد 12 تاریخ تک 6 یا 7 دن مقرر کریں کہ جو پیلک سیکٹر ڈولپمنٹ پلان ہے یا پروگرام ہے وہ یہاں اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔ جو بھی پرانی خامیاں تھیں، اگر وہ بلوچستان ہائی کورٹ میں کسی نے identify کی ہیں یا یہاں ہم انکو identify کریں گے ان کی نشاندہی کریں گے۔ اور مستقبل کے حوالے سے جو کہ حلقة کے نمائندے بیٹھے ہیں دونوں اطراف سے، ہم اضلاع کی نمائندگی کرتے ہیں اپنے حقوقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تو ہم کم از کم تعلیم، صحت، پانی اور زندگی کے جو دوسرے ترقیاتی امور ہیں، اُس کے معاملے سے اپنی تجاویز دے سکیں۔ کیونکہ بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد یہ اختیار پی اینڈ ڈی کو یا چیف مسٹر کو یا کیبنٹ کو نہیں جاتا۔ automatically یہ اختیار بلوچستان اسمبلی کو آگئی ہے۔ کہ بلوچستان اسمبلی پیلک سیکٹر ڈولپمنٹ پلان کو، وہ مرتب کرے۔ تو آپ سے گزارش کرتا ہوں آپ بہت اہم عہدے پر ہیں بہت اہم فیصلے آپ نے کرنے ہیں۔ آپ صرف یہ رو لگ دے دیں کہ اسمبلی کا اجلاس 4 سے

12 ستمبر ہے اس تک منعقد ہو گا اور اس میں جو ہے پلک سیکٹر ڈوپیمنٹ پلان ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں یہاں زیر بحث لایا جائیگا۔ آپ سے اس روونگ کی استدعااء ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ۔ جی آج ہم لوگوں نے ایک پوائنٹ کیلئے اجلاس بلا یا تھا اگلے سیشن میں اس پر ہم لوگ بات کریں گے۔

**میراسد اللہ بلوچ:** جی یہ تو کیبنت میں ہو گا جو پی ایس ڈی پی کا مسئلہ ہے۔ کیبنت بیٹھ کے اس پر اپنی رائے دے گی۔ کیبنت نے اگر یہ فیصلہ کر لیا کہ اس کو اسمبلی میں لانا ہے۔ تو اسمبلی میں لے کے آئیں گے۔ پہلا اسکا فیصلہ کیبنت ہی کرے گی۔ دوسرا جو میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں اسپیکر صاحب۔ 28 تاریخ کو ڈسٹرکٹ پنجکور میں تحصیلدار ظفر کا بیٹھا عاصم ایڈ و کیٹ کواغوا کیا گیا آج چار دن ہوئے ہیں وہ بازیاب نہیں ہوا۔ شاید ڈشٹرکٹ دے گے، لینڈ مافیا والے لے گے، ڈاکو لے گئے ہیں یہ ہماری ریاست کی صوبے کی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ آئی جی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں چیف سیکرٹری کو اس فلور کے حوالے سے میں کہنا چاہتا ہوں اور ہوم منٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے ساتھ تعاون کریں اس کی بازیابی جلد سے جلد ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** مہربانی، شکریہ۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** سب سے پہلے تو میں مستور ہبی بی کو رکن بلوچستان اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی جو مسئلہ ہمارے میراسد بلوچ نے اٹھایا یقیناً یہ مسئلہ روز، ہر روز انغو اور ہر روز انوانہ گرفتاریاں، اس پر بات ہو جانی چاہیے اور یہ حکومت اور اداروں کی ذمہ داری ہے کہ ہمارے وکیل بھائیوں کو جس بھی طریقے سے وہ بازیاب کرایا جائے۔ اور جو پوائنٹ آف آرڈر سے متعلق میں اصل بات پر آنا چاہتا ہوں ہمارے فیڈرل منٹر نے ایک بات کہی ہے شیرین مزاری صاحب نے، شاید آپ سب دوستوں کے نظروں سے سو شل میڈیا پر وہ بات گزری ہوگی۔ یعنی ایک عجیب وہ غریب صورتحال ہے جناب اسپیکر! کہ بحیثیت قوم پشتون ڈشٹرکٹ کا شکار ہے۔ اگر اس خطے میں نقصان کسی قوم نے اٹھایا ہے تو وہ پشتونوں نے ہی اٹھایا ہے۔ ڈشٹرکٹ دی کے نام پر۔ لیکن ایک ذمہ دار منصب پر فائز ہو کر ایک فیڈرل منٹر کی حیثیت سے اس کی یہ بات کہنا کہ ”ڈشٹرکٹ اور پشتون ملتے جلتے ہیں“ یعنی ڈشٹرکٹ معنی پشتون، پشتون means ڈشٹرکٹ۔ ایک عجیب سلسلہ ہمارے ساتھ ہوا۔ پچھلے چالیس سالوں سے ڈشٹرکٹ دی کا جو بازار گرم ہوا وہ آج تک چلتا آ رہا ہے وہ بھی ہماری

سرز میں پر۔ اس کے شکار بھی ہم لوگ۔ اس کے ذریعے سے جنازے بھی ہم اٹھائے۔ اور آخر میں بات آکے لوگ، ہمیں ایک طرح سے ڈشٹنگرڈ بھی قرار دیں، بحیثیت قوم۔ ہم ان الفاظ کی مذمت کرتے ہیں۔ اور یقیناً دنیا جہاں کو پتہ ہے کہ پشتون روایات کے امین قوم ہی، اقدار کے امین قوم ہے۔ تاریخ میں کبھی بھی ثابت نہیں ہو سکتا ہے کہ خدا نخواستہ ڈشٹنگرڈی سے پشتونوں کا کسی بھی یوں پرکوئی تعلق رہا ہو۔ یہ ڈشٹنگرڈی کا مسئلہ 79ء سے لے کے آج تک اس ملک کی اس ریاست کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ آج بھی دنیا کو پتہ ہے کہ ہماری سرز میں کے مہماں جو آ کے بیٹھ گئے تھے چاہے اسکیں جس بھی زبان سے تعلق رکھتے تھے وہ پشتونوں کے مہماں نہیں تھے۔ آج بھی اس وقت جس مسئلے سے ہم بحیثیت قوم دوچار ہیں اسکیں ہماری سرز میں کی اس سرز میں پر بننے والوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو یقیناً ہم شیریں مزاری صاحبہ کی اس بیان کی مذمت کرتے ہیں۔ اور پوری اسمبلی سے ہماری ڈیمانڈ ہے کہ کم از کم اس فلور سے اس کی مذمت ہونی چاہیے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے)

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب اسپیکر شکریہ۔ میرے خیال میں پی ایس ڈی پی کے متعلق جو بات شاء بلوج نے کی۔ اگر بقول اسد صاحب اگر یہ کا بینے میں جاسکتا ہے تو پھر کا بینے کی وہ فصلہ دوبارہ ہائی کورٹ میں چیلنج ہو سکتی ہے لیکن اگر یہ اسمبلی میں پیش ہوگی اس کو پھر کوئی چیلنج نہیں کر سکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر! آپ اپنے روگنگ میں جو ہے زمینداروں کے حوالے سے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں جو یہاں کے لوگوں کا ذریعہ معاش ہے، جس طرح پہلے speech میں میں نے کہا اسی اسمبلی میں کہا کہ بلوچستان کے 80% لوگوں کا ذریعہ معاش یا توزیعیاری ہے یا تو گلہ بانی ہے۔ لیکن جب بھی ہماری اس سیزن کے دوران، ہماری فصلیں منڈی میں آ جاتی ہیں تو اسی وقت یا تو افغانستان ایران یا انڈیا سے جو ہے وہاں سے درآمد ہو کر ٹماڑ، پیاز، انگور، سیب اسی طرح حالیہ دنوں میں آپ نے دیکھا کہ قلعہ سیف اللہ میں زمینداروں نے اپنی ہزاروں کریٹ ٹماڑ جو ہے وہ روڈز پر پھینک دیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت آپ کی اس ملک کی منڈی میں ٹماڑ کی 12 کلوکی جو کریٹ کی قیمت ہے وہ تمیں سے ساٹھ روپے کے درمیان ہے۔ جبکہ ایک کریٹ کی اپنی قیمت جو ہے وہ اس وقت ستر سے اسی روپے کی ہے۔ جب ایران کی اپنی فصل اس کی منڈی میں آ جاتی ہے تو پاکستان کے کینو پروڈاپنڈی تو نہیں لگاتی لیکن اُس پر اتنی بھاری ڈیوٹی عائد کر دیتی ہے کہ آپ کے ایکسپورٹر ز پھر اپنی کینو ایران نہیں لے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح جب انڈیا کا کوئی فصل اس کی منڈی میں آ جاتی ہے پھر آپ کوئی چیز وہاں ایکسپورٹ نہیں کر سکتے۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ ایک تو غیر قانونی طور پر بھی یہ نصلات ہمارے ملک کے کیونکہ ہر بار ڈرکھلا ہوا ہے۔ اور پھر خیر ہمارے کشم و الی بھی ماشاء اللہ وہ جو چالیس ٹن کا کنٹیزر ہے اسکو جو ہے

دشمن میں وہ کر کے پھر ایک کنٹینر کے نام پر کئی کنٹینرز گزار دیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ آپ اپنی رونگ میں یہ پی ایس ڈی پی کیسا تھا ساتھ یہ زمینداروں کا جو مسئلہ ہے اسکو بھی اگر شامل کریں تو مہربانی ہوگی۔ شکریہ۔  
**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ۔ پی ایس ڈی پی کیلئے اراکین اسمبلی آئین کے آڑیکل 54 کلاز 3 کے تحت اسپیکر اجلاس آپ کی طرف سے request سے آنے چاہیے۔

**میر محمد عارف جان محمد حسني (وزیر حکومت خزانہ):** پی ایس ڈی پی کے حوالے سے ہماری کیبینٹ کی میٹنگ ہوئی تھی۔ اُس کیلئے سر! ہم نے پھر کیبینٹ کی میٹنگ call کی ہے ابھی اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ وکا انشاء اللہ آکے آپ کو اور اسمبلی کو بتائیں گے۔ آپ کی بات نوٹ کر لی گئی ہے میں وہ بتا دوں گا انشاء اللہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ نے اچھی بات کی ہے، فیصلہ آنے تک انتظار کیا جائے۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** جناب اسپیکر! محترم عارف محمد حسني کو مبارک، آپ دوستوں کو سب کو اپنی وزارتیں اور ذمہ داریاں سننے والے پر، جتنے ہمارے دوست منتخب ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر! دیکھیں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی جو یہ پوزیشن ہے یہ اس وقت یہ خود ایک قسم کے نج کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے اندر کچھ نئی روایتیں قائم ہوں۔ یہ ساری پرانی روایتیں ہیں کہ کیبینٹ جو ہے وہ فیصلے کرتے ہیں۔ کیبینٹ کے فیصلے کو عوام میں پذیرائی حاصل نہیں ہوتی۔ سانحہ، سترسالوں کے بعد بلوچستان میں ابھی غربت 86% ہے 66% ہمارے بچے غذا بائیت سے محروم ہیں تو اسکی وجہ یہ ہے یہ نہیں ہے کہ اس سے پہلے اس طرح کے PSDP's discuss نہیں ہوئے ہیں۔ یا کوئی ACS نہیں تھا یا پی اینڈ ڈی کا حکم نہیں تھا۔ وجوہات اس کی یہ ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ایک نئی روایت قائم ہو ہمارے پاس اختیار ہے ہمارے پاس آئین کے آڑیکل 54 کے ہم سترہ، اٹھارہ لوگ کافی ہیں، ہم اجلاس requisit کر سکتے ہیں میں نے صرف کہا ایک نئی روایت قائم ہو گی کریڈٹ ہم سب کو جایگا کہ ہم نے مشترک طور پر بلوچستان میں یہ نئی روایت رکھی ہے کہ ہم پی ایس ڈی پی کیونکہ یہ عوامی مفاد کا ہے اس میں خاران سے لیکر آپ کے مکران تک ثوب سے لیکر گواڑ تک، بسلیم سے لیکر چمن تک سب کے نمائندے یہاں موجود ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے بچے، ہماری نسلیں، ہماری ماں بہنیں کن تکلیف و مشکلات سے دوچار ہیں۔ ہم سب کیبینٹ کا حصہ نہیں ہیں۔ ہم کیبینٹ میں جا کے اپنا in-put discuss نہیں دے سکتے۔ ہم اے سی ایس کے دروازے individually کھلے گا کہ سکتے ہیں پی اینڈ ڈی کی۔ تعلقات کی بنیاد پر اپنی دو سکیمیں آگے پیچھے کر سکتے ہیں۔ لیکن کیوں نہ بلوچستان میں ایک نئی روایت قائم کی جائے۔ وہ یہ ہے کہ ہماری بچوں کی بھوک، پیاس، تعلیم اور صحت جیسے بیماریوں کے مسئلے وہ یہاں discuss ہوں۔ ساری چیزیں

پی ایس ڈی پی online لوگ دیکھیں کہ پی ایس ڈی پی میں ہم سڑکوں کو، پلوں کو، سینٹ اور سریا کو اہمیت دے رہے ہیں یا اپنے بچوں کی زندگی اور مستقبل کو۔ آپ سے گزارش ہے کہ یہ 18 تاریخ کو اگر آپ کہتے ہیں میرے پاس پڑا ہوا ہے یہ فیصلہ ابھی پی ڈی ایف میں ہے میں اس کو پڑھ کر بتاؤں گا کہ اس میں یہی کہا گیا ہے کہ 15 ستمبر تک کورٹ کے احکامات میں کہ 15 ستمبر تک پی اینڈ ڈی جو یہ اے ایس ڈولپمنٹ وہ یہ جو ہے تمام اسکیمات ہیں وہ مکمل کر کے دوبارہ کورٹ کو روپورٹ کریں۔ تو کورٹ کو روپورٹ پیش کرتے وقت ہم بھی جا سکتے ہیں کہ جی اسمنس ہاری input شامل نہیں تھی تو یہ پھر controversial بن جائیگا۔ چیزوں کو controversial سے، چیزوں کو اختلافات سے بچانے کیلئے آپ صرف یہ رونگ دے دیں کہ یہ اسمبلی جو ہے، یہ فورم جو ہے یہ پہلک سیٹرڈولپمنٹ پلان کو finalize کرنے کا، بحث کرنے، discuss کرنے کا deliberate کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ یہ رونگ آپ سے چاہیے ہمیں۔ thank you

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** مہربانی شاء بلوج صاحب۔ میں نے آپ کو آئین کے آرٹیکل 56 کے لازمی کے تحت آپ کو بتایا۔ وزیر داخلہ صاحب! اسد بلوج، فاصل رکن کی جانب سے اٹھائے گئے انواع کے معاملے کے بابت محکمہ داخلہ سے جلد از جلد روپورٹ منگوائے اور فاصل رکن کو آگاہ فرمائیں۔

**وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امو:** جلد سے جلد معلومات لیتا ہوں، میں تو اسد صاحب سے گزارش کروں گا کہ چیمبر میں میرے ساتھ ملاقات کر لیں ذرا تفصیل بتا دیں کیونکہ پہلے انہوں نے نہیں بتایا تو جتنا بھی تعاون ہو گا ہم سے ہمارے محکمے سے ضرور کریں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** بس یہ جلد از جلد آپ ان کو بتا دیں۔ جی جام صاحب۔

**جام کمال خان عالیانی (قائد ایوان):** میں جی اپنا تھوڑا in-put ضرور دینا چاہوں گا آزادی بل ممبر شاء بلوج صاحب نے پی ایس ڈی پی کے حوالے سے کہا تھا، کوئی بھی فورم اسمبلی کے فورم سے بڑا نہیں ہو سکتا The overall government is the Cabinet and the Chief Minister. لیکن ایک

concepts ہے، کیونکہ ہم سب اسمبلی کا حصہ ہیں۔ عموماً اس کا طریقہ کاری ہے کہ اس ہاؤس کے اندر بہت سے options ہیں۔ ان سب چیزوں کو دیکھنے کا، review کرنے کا، بحث کرنے کا detailing میں جانے کا، سب چیزوں کا ہو سکتا ہے۔ either resolution میں آتا ہے کا، ajournment motions میں آتا ہے، call attention میں آتا ہے، routine میں آتا ہے وہ ساری آسکتی ہے۔ سوال وجواب سیشن میں آتے ہیں۔ یہ ہاؤس جس قسم کی بھی ڈیٹائلینگ مانگنا چاہتی ہے وہ ساری آسکتی ہے۔

میں ایک چھوٹی مثال دوں گا کہ سینٹ میں یا نیشنل اسمبلی میں ایک دفعہ ایک سوال آیا تھا صرف سوال کی بات کر رہا ہوں resolution بھی نہیں یا adjournment motion کبھی نہیں تھا تقریباً کوئی ڈھانی ہزار۔

کار بڑھتی ہوئی کیا طریقہ کار ہے وہ تقریباً اتنا بڑا ایک پلنڈہ بننا ہوا تھا لیکن ہاؤس میں پیش ہوا۔ تو اس ہاؤس کی اپنی ایک اخخارٹی ہے، یہ ہاؤس چاہے تو ان کی ایک اپیشل آپ کی جو بھی کمیٹی ہے، جو پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کی آپ کی کمیٹی ہے۔ میں sure ہوں اسکا چیزیں میں بھی آئے گا۔ اس کی پوری ایک کوسل ہو گی۔ وہ بھی بلا سکتے ہیں۔ وہ کمیٹی پھر سب کمیٹی بھی بلا سکتی ہے ہاؤس کی بالکل روونگ ہے، discuss کرنے کیلئے پی ایس ڈی پی کو آپ لوگ review بھی کر سکتے ہیں۔ دیکھ بھی کر سکتے ہیں، discuss بھی کر سکتے ہیں۔ ہاؤس کے پاس یہ ساری گنجائشیں ہیں۔ لیکن ایک طریقے سے ہو گا۔ یا تو resolution یا جیسے میں نے کہا adjournment motion ہو گا یا

call-attention ہو سکتا ہے کا ایک matter ہو گا۔ یہ آپ کا ایک question میں بھی آ سکتا ہے۔ یہ سارے options میرے خیال میں سیکرٹری اسمبلی ہے وہ باقاعدہ ترتیب ان سب کا بھی بتاسکتے ہیں۔ اور ان سب چیزوں کے حوالے سے آپ بالکل پی ایس ڈی پی بلاؤ میں آپ اسکو review کریں اس کو دیکھیں ان کے مسائل دیکھیں آپ اپنی کمیٹیز میں بٹھائیں۔ اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن چونکہ یہی چیز کی بنت بھی کر رہی ہے کیونکہ کیبنت کی ذمہ داریاں ہیں ہاؤس انشاء اللہ اپنی ذمہ داری پوری کر گی، کیبنت اپنی انشاء اللہ پوری کر گی اور یہاں آپ کے پاس جب آئیگا تو انشاء اللہ آپ کے پاس concerned minister بھی اسکا آئیگا۔ آپ کے پاس سیکرٹریز بھی آئیں گے۔ آپ جن جن لوگوں کو بلا میں گے جو data لائیں اس کو discuss کریں گے۔ اسمیں ٹریشوری پیپر کے بھی ممبرز ہوئے اپوزیشن کے بھی ممبرز ہوں گے۔ جب وہ کمیٹی آپ کی بن جائیگی اسمیں کوئی قباحت میرے خیال نہیں ہے۔ اس میں آرام سے process آگے بڑھ سکتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ جام صاحب! ان قواعد میں شامل کسی بات سے قطع نظر ہو کر قانون و پارلیمانی امور اور وزیر خزانہ کی مشاورت سے کارروائی کی فہرست میں سہ ماہی بندیاں پر ترقیاتی میزانیہ کی اجراء اور استعمال پر عمومی بحث کو شامل کریں گے۔ حکومت ترقیاتی میزانیہ کے سہ ماہی اجراء اور استعمال کی رپورٹ آئندہ سہ ماہی میں اسمبلی کے پہلے اجلاس میں پیش کر گی۔ اسمبلی اس رپورٹ پر بحث کر سکتی ہے، اور ایسے اقدامات کر سکتی ہے جیسا کہ ضروری سمجھی جائیں۔ ابھی تک تین مہینے نہیں ہوئے ہیں، ابھی تو پہلا سیشن چل رہا ہے انشاء اللہ تین مہینے

پورے ہو جائیں، جی۔ فضل آغا صاحب۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** شکریہ جناب اسپیکر! یہ آپ نے جو رولنگ پیش کی ہے یا جام صاحب نے جس تفصیل سے کمیٹیز کے رولنگ کے حوالے سے کہا ہے، میری گزارش یہ ہے کہ پی ایس ڈی پی ایک دفعہ بن جائے تو پھر اسکے بعد یہ لمبا process ہوتا ہے کہ تین مہینے کے بعد آپ اس کی رپورٹ میبل کریں گے۔ پھر اس پر discussion ہوگی پھر اس پر motions آئیں گے پھر وہ کمیٹیوں میں جائیگا۔ سال اسی میں نکل جائیگا، تو کیا یہ بہتر نہیں ہو کہ کمیٹی جو بھی پی ایس ڈی پی بنائے اس میں پورے ہاؤس کو بلا یا جائے اور پورے ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے۔ اس لئے کہ کمیٹ میں تو کم از کم ہمارے پیغمبر میں سے تو کوئی بندہ اسیں شامل نہیں ہے اور آپ کے پاس ایسے ڈسٹرکٹس ہیں جن میں سے کوئی بھی ممبر نہ گورنمنٹ سائیٹ پر ہے نہ کمیٹ میں ہے۔ تو ہمیں خدشہ تو یہ ہے کہ اگر یہ پی ایس ڈی پی بن جاتی ہے تو ہمارے علاقوں میں جو ڈبلپیمنت کے حوالے انتہائی ضروری اسکیمز ہیں وہ رہ جائیں گے۔ میں تو گزارش یہ کروں گا جام صاحب سے آپ کے through کہ اس پوری پی ایس ڈی پی کے لئے اس ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے، اس لئے بلوچستان کی روایات کو اگر سامنے رکھتے ہوئے اور مشاورت کو سامنے رکھتے ہوئے consensus کو لیتے ہوئے تو گورنمنٹ کی smooth running کیلئے اور ظالم بچانے کے لئے بہتر یہی ہو گا کہ پی ایس ڈی پی میں پورے ہاؤس کو اعتماد میں لیا جائے تاکہ بعد میں جو یہ question hour ہیں اور جو resolutions ہیں motions ہیں، کمیٹیاں ہیں discussions ہیں پورا سال اسی میں سے نکل جاتا ہے۔ ایک تو اسی کی تیقینی ناقص جائیگا دوسرا یہ ہے کہ ہاؤس کو چلانے میں آسانی ہو گی۔ تیسرا یہ ہے کہ تمام اضلاع کی جو ضروریات ہیں وہ اس میں صحیح طرح سے اس کی یعنی نگہداشت ہو سکے گی، اسکو look-after کر سکیں گے۔ میں تو گزارش کروں گا جام صاحب سے کہ یہ مہربانی کر کے ہاؤس کو یقین دلائیں کہ پی ایس ڈی پی میں پورے ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور پورے ممبران کو، یہ برابر کی نمائندگی کرتے ہیں اور ضلع میں ہر پارٹی کی ہر جماعت کے لوگ شامل ہیں بلوچستان کے لوگوں کا برابر کا حق ہے، اس بلوچستان کے بھٹ میں، اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اسیں انصاف کیا جائے، شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ آغا صاحب! میں نے رولنگ دے دیا تین مہینے اسکے لئے جو rule ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا۔ rule کے مطابق کارروائی ہو گی۔

**انجینئر سید محمد فضل آغا:** اسمبلی کے فلور کو صحیح استعمال نہیں کر رہے ہیں، آپ نے جو rules ہیں وہ پڑھ کے سنائے ہیں۔ رولنگ آپ ابھی نہ دیں، آپ جام صاحب سے رائے لیں میری گزارش کو سامنے رکھتے ہوئے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ، شکریہ آغا صاحب! آپ بیٹھ جائیں، بہتر ہو گا، آپ بیٹھ جائیں، جی۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر حکومت اطلاعات):** آغا صاحب نے بجا فرمایا ہماری کی بنیٹ کی میٹنگ ہوئی ہے تقریباً نو گھنٹے چلی ہے تو اسی میں ہم نے independent decisions یا آئے ہیں کہ ہم اسکو review کریں گے اور اسی میں آفیسرز اور جو ممبر ان اس کمیٹی میں شامل ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ کورٹ کا بھی اسی میں آپ کا ہے تو ہم اسکو need-base directions، verdict cover ہوں۔ اور ایک بہتر پی ایس ڈی پی بلوچستان کو دے سکیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ بلیدی صاحب، جی احسان شاہ صاحب آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جی نواز صاحب آپ بات کریں۔

**حاجی محمد نواز خان کا کڑ:** پی ایس ڈی پی کے حوالے سے جوبات ہم کر رہے ہیں، وہ اسلئے کر رہے ہیں کہ کی بنیٹ میں جو وزرا موجود ہیں جو کی بنیٹ ہے موجودہ اسی میں کیا پتہ چلتا ہے کہ ہمارے حلقوں میں کوئی نوعیت کے اسکیم اہمیت کی حامل ہے؟ اسی میں کوئی ایسا رکن نہیں ہے موجود کہ وہ ہمارے علاقے یا کسی اور علاقے جس کے لوگ وہاں موجود نہیں ہیں، کوئی ممبر وہاں موجود نہیں ہے، وہ کیسے تائیں گے کہ یہاں اہمیت کے حامل یہ اسکیم ہیں؟ اور اسکیم اہمیت وہ نکالنا چاہ رہے ہیں۔ decisions یہ دی گئی ہے کہ یہ نکالا اور یہ چلا و۔ وہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اسکیمیں اہمیت کی حامل ہیں اور یہ حامل نہیں ہیں لہذا اگر اس پر اسمبلی بحث کرے اور اسمبلی کے ممبر ان اس میں موجود ہوں وہ اپنی اہمیت کے اسکیمات بتائیں گے کہ بھئی ہمارے علاقے میں اہمیت کا حامل یہ چیز ہے اور وہ یہ نہیں بتائیں گے کہ بھئی وہ اہمیت کے حامل نکالیں گے اور یہ چیزیں جو ہیں جو غیر ضروری چیزیں ہیں وہ اسی میں رکھ دینگے، اتنا ہی میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اسمبلی کے فلور پر اسکولا میں اور اسمبلی کے فلور پر اسکو چلا میں تاکہ ہر کسی کو ممکن ہو کہ ہماری ضروریات کیا ہیں یا انکی رائے لیجائے، ان سے پوچھا جائے کہ آپ اپنے حلقوں میں کیا کیا کرنا چاہتے ہیں؟ جو پی ایس ڈی پی میں موجود ہے جو انہائی ضروری ہے وہ ہمیں بتایا جائے، جو پی ایس ڈی پی برداشت کر سکتا ہے وہ ان سے پوچھا جائے۔ اگر آپ اپنے طور پر کیونگے تو میرا خیال نہیں کہ آپ کو پتہ چلے گا اس دو صاحب پتے نہیں وہ ہمارے حوالے سے کیا کہیں گے وہ کیا بتادیں گے اسکو کیا پتہ ہے کہ گلستان میں کس چیز کی ضرورت ہے؟ حکومت گزری ہے پوری لیکن وہاں ایک کام بھی نہیں ہوا ہے پانچ سالوں میں، اس سے گزشتہ پانچ سالوں میں ہم نے منصوبے رکھے ہیں وہ تقریباً ساٹھ، ستر پر ٹکرے ہوئے ہیں پڑے ہیں پانچ سال گزر گئے اس پر اینٹ نہیں رکھا گیا ہے، تو اس کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ کام اہمیت کا حامل ہے اور یہ نہیں ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ! ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں شاہ صاحب بات کریں، آپ دو منٹ بیٹھ جائیں شاہ صاحب اپنی بات کریں شاہ بات کریں پھر آپ۔

**سید احسان شاہ:** شکریہ! جناب اسپیکر! موجودہ جو پی ایس ڈی پی کے متعلق یہاں خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بے وجہ نہیں ہیں اگرچہ دو، تین حکومتوں کی کارکردگی بیکھی جائے تو واقعی میں پی ایس ڈی پی مرضی کے مطابق بنائی جاتی تھی، حکومت میں جن کی زیادہ say ہوتی تھی انکی مرضی کے مطابق بنتی تھی۔ اب چونکہ اپوزیشن کے خدشات اپنے ہیں کہ جی ہمارے علاقوں کو جن علاقوں سے belong کرتے ہیں اپوزیشن کے ایم پی اے صاحبان وہاں ان کو خاص اہمیت نہیں دی جائیگی حکومتی ارکان کے حقوقوں کو زیادہ اہمیت دی جائیگی۔ خدشہ درست ہے۔ لیکن جس طرح کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ موجودہ یہی پی ایس ڈی پی اسکی بعض اسکیمات کے نمبرز جو ہیں وہ اس وقت ہائی کورٹ میں زیر بحث ہیں۔ ہائی کورٹ کے اندر باقاعدہ ان پر کیس ہے۔ لیکن اسکے باوجود اگرچہ فنڈر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ کیبینٹ بھی ایک فورم ہے کیبینٹ میں اگر اس کا صحیح منصافانہ جائزہ لیا اور صحیح بنیادوں پر پی ایس ڈی پی کی تقسیم کی تو شاید ہاؤس مطمئن ہو جائے۔ تو میری اپوزیشن کے دوستوں سے گزارش ہے کہ ایک دفعہ کا بینہ کا فیصلہ آنے دیں کیبینٹ کے فیصلے کے آنے کے بعد اگر دوست مطمئن نہیں ہوئے تو اس اسمبلی کے فلور پر بھی بات کی جاسکتی ہے اور دوبارہ کورٹ بھی جایا جاسکتا ہے۔ تو ہمارے پاس سارے option available ہیں۔ لیکن ایک فورم جو موجود ہے دستیاب ہے اُس کا رزلٹ تو آنے دیں۔ یہی میری گزارش تھی کہ اسکی رزلٹ کا ہمیں انتظار کرنا چاہیے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ، جی قائد ایوان صاحب۔

**جناب قائد ایوان:** جی میں اس کی وضاحت تھوڑی سی کی تھی، تھوڑا اور کرتا چلوں۔ process اور due process جو ہے وہ برا simple ہے، پی ایس ڈی پی جو ہے وہ بجٹ کا ایک حصہ ہوتا ہے پی ایس ڈی پی از خود کچھ نہیں ہوتا۔ جب آپ بجٹ منظور کرتے ہیں تو یہ ایک پی ایس ڈی پی اسکے ساتھ linked ہوتا ہے۔ اور اس پی ایس ڈی پی کی جب منظوری بجٹ کے ساتھ ہوتی ہے تو approve in-principle ہو جاتا ہے۔ اب second stage آ جاتا ہے کہ اس پی ایس ڈی پی کے اندر چیزیں کیا ہیں؟ جہاں تک ہاؤس کی اطمینان کی بات ہے ہم سب یہاں ممبرز ہیں اور ہمارا جو ایک طریقہ کار بتا رہا ہوں جو کہ ایک ہاؤس کا طریقہ ہونا بھی چاہیے۔ اور ہے بھی۔ آپ سب ممبران کی بشمولیت ہماری کسی بھی اسمبلی میں چاہے وہ پروانشل سینٹ یا نیشنل اسمبلی ہو، ہم سب کی نمائندگیاں کمیٹیز کی through ہوتی ہیں اور یہ کمیٹیز

ہم خود form کرتے ہیں۔ اور یہ جتنے بھی ممبرز ہیں اُس کا حصہ ہوتے ہیں فناں کمیٹی ہوتی ہے، پلک اکاؤنٹس کمیٹی ہوتی ہے۔ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کمیٹی ہوتی ہے۔ آپ کے ہیلتھ کی ہوگی۔ ایجوکیشن کی ہوگی۔ اب بات آئے گی کہ آپ کے concerns اس پی ایس ڈی پی کے حوالے سے ہیں۔ تو آپ کی جو پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ کمیٹی کی آپ اجلاس کمیٹی کا جو بھی چیئر مین ہو گا وہ طلب کریگا۔ اُس کمیٹی کے اندر کون کون ہوں گے، ہر پارٹی کی نمائندگی ہوتی ہے اس کے strength کے حوالے سے جو کہ باقاعدہ طریقہ کار سے بتا ہے۔ سب کو پتہ ہے۔ سب اداکین اُس پر بحث اس وقت تک نہیں کرتے جب تک وہ کمیٹی نہیں بن جاتی۔ کمیٹی میں جب جائیگی تو بی این پی (مینگل) کی طرف سے بی این پی (عوای) کی طرف سے، ایم ایم اے کی طرف سے، ہماری طرف سے ممبران ہوں گے اُس کا حصہ ہوں گے۔ ایک چیئر مین ہو گا۔ چیئر مین بیٹھے گا، پورا matter کھولے گا پی ایس ڈی پی کا۔ اُس پر پھر یہ سارے ممبران بحث کریں گے بات کریں گے، ڈیبیٹ کریں گے سیکٹرز پر، ادھر ادھر پھر وہ کمیٹی اپنی ایک رپورٹ بنائے گی۔ وہ کمیٹی اپنی رپورٹ بنائے گی اور اس کو ٹیبل کریگی اس ہاؤس کے اندر۔ ہم سب کے لئے وہ رپورٹ ٹیبل ہوگی۔ پھر سب بحث اس پر کر سکتے ہیں۔ جہاں تک مولانا صاحب نے کہا کہ ہم ادھر بحث کر کے یہ بتائیں گے کہ فلاں میرا گاؤں اس میں شامل ہے یا نہیں؟ دیکھیں ہم پھر اسکو ایک controversy بنانے جا رہے ہیں۔ کورٹ کا بڑا clear direction ہے کہ پی ایس ڈی پی کسی ممبر کا اسکیم یا اس کی انفرادی خواہش پر پی ایس ڈی پی میں نہیں ڈال سکتا۔ اس کا ایک process ہے۔ ہاں وہ ایک process الگ ہے، اُس process کو ہم نے اس فورم سے پہلے کرنا ہوتا ہے۔ تو میرا جو کہنے کا مقصد ہے جو ہم سب کے لئے بہت بہتر ہے اسکو ایک ہفتے میں کر لیں، اسکو آپ آٹھ دن میں کر لیں اسکو تین دن میں کر لیں۔ میرا مشورہ ہے اپنی کمیٹی notify کروائیں۔ کمیٹی کے ممبران بن جائیں۔ پہلے اچنڈے میں پی ایس ڈی پی کو review کرنے کیلئے اسکو discuss کریں آپ اسکو discuss کریں گے پھر آپ کی جو رپورٹ بنے گی وہ گورنمنٹ کے لئے تجویز ہوگی کہ اس ہاؤس نے اس کمیٹی نے یہ تجویز بنائی ہیں کہ ان چیزوں کو اس طرح سے دیکھا جائے۔ پھر وہ ادھر شامل ہو گی اور گورنمنٹ کے لئے ہے کہ وہ اس پر کس طرح عمل کرے۔ میں آپ کو طریقہ بتا رہا ہوں ہم اگر ادھر بحث کریں گے۔ تو وہ ہماری بحث ہوگی۔ اُس کا کوئی official conduct نہیں ہو گا۔ official conduct اُس وقت ہو گا جب یا آپ کی کمیٹی میں جائیگی جہاں آپ سب ممبر ہوں گے جتنے بھی دس، بارہ پندرہ جتنے بھی آپ چاہیں اور باقاعدہ پھر آپ اس کو official form میں لائیں گے اور یہ ہے بہتر طریقہ۔ میرے خیال میں کہنٹ اپنی الگ کام

کر گی ہائی کورٹ میں چونکہ کیس ہے ہائی کورٹ نے اس کو review کیا ہے یہ ایک jurisdiction ہائی کورٹ نے already اس کو ایک آپ سمجھیں کہ اس پر انہوں نے رو لگ بھی اپنی دی ہوئی ہے اور اسمبلی میرے خیال سے اس کو رس کولیں۔ اور اس کو رس کے بعد جو بھی طریقہ آپ ایک دن کا رکھیں گے پھر اس پوری رپورٹ پر آپ بحث کر سکتے ہیں۔ ایک ایک اسکیم کی discuss بھی کر سکتے ہیں سیکٹرز کو بھی کر سکتے ہیں، سارا کر سکتے ہیں۔ تو میرے خیال سے میرا مشورہ پھر ہاؤس کو بھی ہو گا وہ جو pattern of three months کی بات کی جا رہی ہے وہ ایک regular pattern ہے جو کہ ہونا ہی ہونا ہے۔ اسی طرح فناں کے حوالے سے بھی گورنمنٹ کی اپنی ایک جو progress report ہے، وہ پیش کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح ہمیں اپنی پی ایس ڈی پی بھی progress ہونی ہوتی ہے لیکن ہاؤس اپنے لحاظ سے کوئی بھی matter کسی بھی pattern یا کسی بھی طریقے سے جب بھی اٹھانا چاہے، وہ اٹھا سکتی ہے۔ ہاؤس کیلئے ہر information دینا بہت ضروری ہوتا ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے تو میرے خیال ایک بہت اچھے انداز میں ہم committee notify کرائیں۔ بہت اچھا ہو گا کہ آپ پلانگ اینڈ ڈیلپمنٹ کی notify committee کرائیں آپ باقاعدہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن اس پر بیٹھتے ہیں۔ آپ نے ساری کمیٹیز بنانی ہیں ایک دفعہ یا پہلے جو بھی بنانی ہے کر کے تین چار دن میں کمیٹی کی میٹنگ بھائیں، اسکو review کریں سب کمیٹی بھی بنائیں، رپورٹ کو as soon as possible اس ہاؤس میں پیش کریں ممبرز سب اس رپورٹ کو پڑھیں اور پھر اس پر پورا ایک دن بحث کا رکھا جاسکتا ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ جام صاحب۔

**حاجی محمد نواز خان کا کڑ:** میں ایک بات clear کرنا چاہتا ہوں محترم! آپ نے فرمایا کہ ایک گاؤں کی بات ہو رہی ہے کہ پی ایس ڈی میں ایک گاؤں کی وہ اسکیم شامل ہے کہ نہیں ہے۔ میں اپنے پورے حلقة کی بات کر رہا ہوں۔ اور حلقة کے علاوہ ایک گاؤں بھی حلقة کا حصہ ہوتا۔ اور حلقة پی بی 22 پورا حلقة ہی ہوتا ہے لہذا اس بات کی کہ آپ ایک گاؤں کی بات کر رہے ہو۔ میں ایک گاؤں کی بات نہیں کر رہا ہوں میں پورے حلقة کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ اور پورے حلقة کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کی بات اس لئے میں نے اس کی وضاحت کر دی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ آپ بیٹھ جائیں مہربانی کریں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 04 ستمبر 2018ء بوقت صبح دس بجے صدارتی ایکشن کیلئے اور مورخہ 12 ستمبر 2018ء بوقت صبح نوبجے بلوچستان سے

سینٹ کی خالی جزئی نشست پر ضمنی انتخابات کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ صدارتی انتخابات مکمل ہونے کے بعد اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی تصور ہو گا، شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس صدارتی انتخاب کے لئے بروز منگل مورخہ 04 ستمبر 2018 عصیج 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔ جناب اپیکر صاحب! کے حکم کے مطابق صدارتی انتخابات مکمل ہونے کے بعد اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی تصور ہو گا)

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجگر 07 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

